

HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic & Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: <http://habibiaislamicus.com>

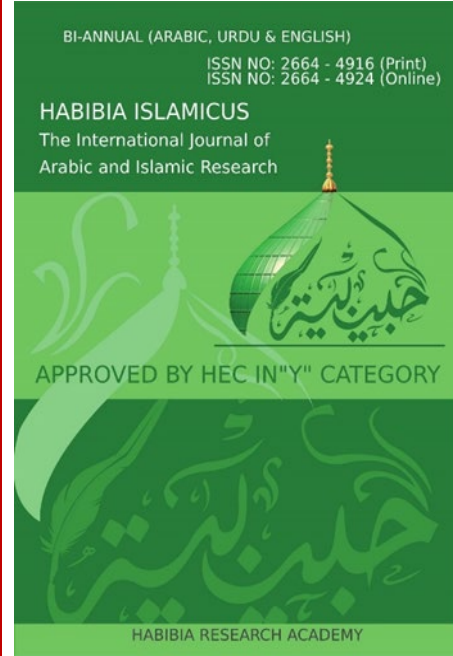
Approved by HEC in Y Category

Indexed with: IRI (AIU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration
Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).



TOPIC:

CONCEIVED REFLECTION AND PRACTICAL STATE OF PREVAILING NATIONAL EDUCATION OF PAKISTAN AS AN ISLAMIC STATE

قومی تعلیم کے تصور کے مضمرات اور پاکستان بحیثیت اسلامی ملک اس کی مروجہ تعلیم کی عملی صورت حال

AUTHORS:

- 1- Dr. Kamal Haider, President, Department of Education, Federal Urdu University, Karachi
Email: kamalhaider@fuuast.edu.pk, Orcid ID: <http://ORCID.org/0000-0003-0832-2445>
- 2- Dr. Sardar Ahmed, in-charge, Department of Arabic, Federal Urdu University, Karachi,
Email: dr.sardarahmed@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0001-8031-4621>
- 3- Kiran Ehsan Elahi, Lecturer, Department of Education, Federal Urdu University, Karachi,
Email: kiransheikh290@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0003-4609-1860>

How to Cite: Haider, Kamal, Sardar Ahmed, and Kiran Ehsan Elahi. 2021.
"Conceived Reflection And Practical State Of Prevailing National Education Of Pakistan As An Islamic State: قومی تعلیم کے تصور کے مضمرات اور پاکستان بحیثیت اسلامی ملک اس کی مروجہ تعلیم کی عملی صورت حال". *Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research)* 5 (3):237-50.

<https://doi.org/10.47720/hi.2021.0503u15>

URL: <http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/145>

Vol. 5, No.3 || July –September 2021 || P. 237-250

Published online: 2021-09-30

QR. Code



CONCEIVED REFLECTION AND PRACTICAL STATE OF PREVAILING NATIONAL EDUCATION OF PAKISTAN AS AN ISLAMIC STATE

قومی تعلیم کے تصور کے مضمرات اور پاکستان بحیثیت اسلامی ملک اس کی مروجہ تعلیم کی عملی صورت حال

Kamal Haider Sardar Ahmed, Kiran Ehsan Elahi,

ABSTRACT:

The main theme of this study is to evaluate the concept of national education in Pakistan, investigate its prevailing situation and discuss its consequences. The study is based on a qualitative approach and a critical review of the related literature. No doubt, the system of education reflects the philosophy of the nation and a country. It also reflects the culture, customs, values, language as well as the ideology of life and death. These elements lead the name of the nation to the top of the world or bottom. Literature and its related observations revealed that the government of Pakistan spent billions of dollars for the promotion and development of education, several policies and plans were made, and several initiatives and task forces are formed but all of these efforts are just number games no real changes have been observed in the prevailing system of education but in another side, its worst consequences have been seen in all areas of Pakistan. Pakistan as a country is not only left behind in science and technology but also weak in social and ethical values only because of the absence of an ideological base in National Education.

KEYWORDS: National Education, Evaluate, Prevailing Situation, Ideology,

تعارف: بلاشبہ تعلیم کسی قوم کی تعمیر و ترقی اور عروج و کمال کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اس پر اس قوم کی فکری اور شعوری بیداری کا انحصار ہوتا ہے۔ اور یہی شعوری بیداری قوموں کی جہالت اور گمراہی سے عروج کی جانب گامزن کرتی ہے۔ (۱) نظام تعلیم اپنی ماہیت میں انسانی تمدن کے فروغ اور قومی تشخص کی ترویج کے لئے لازمہ کی حیثیت رکھتا ہے جو قومیں اور معاشرے نظام تعلیم کی مرکزی حیثیت سے صرف نظر کرتی ہیں اور کرتی رہی ہیں اقوام عالم میں نہ تو ان کا اپنا تشخص اجاگر ہو سکا ہے اور نہ ہی وہ تشکیل و تعمیر کے لحاظ سے بین الاقوامی برادری میں کوئی مقام حاصل کر سکی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ وطن عزیز کا نظام تعلیم آج کچھ ایسی صورت حال سے دوچار ہے جس کی وجہ سے ہم گزشتہ 73 برسوں میں کسی بھی شعبہ میں کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر سکے ہیں۔ بالخصوص تعلیم کی انخطاطی صورت حال کی وجہ سے ملک میں گوناگوں مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اقتصادی اور صنعتی ترقی کے لحاظ سے ملک میں ایک جمود طاری ہونا شروع ہو گیا ہے۔ (۲) تعلیمی نظام کی عمومی فرسودگی کی وجہ سے وطن عزیز میں دن بدن معیار تعلیم پست سے پست تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ تعلیمی عمل میں طلبہ اور اساتذہ کے باہمی تعلقات میں مسلسل بگاڑ کے علاوہ نقل، تشدد اور تعلیمی عمل میں طلبہ اور اساتذہ دونوں فریقین کی عدم دلچسپی جیسے مسائل اس بات کا مظہر ہیں کہ ہمارا نظام تعلیم اصلاح طلب ہے۔ (۳) یہ مسائل اس بناء پر پیدا ہوئے ہیں کہ ہماری تعلیم قومی تعلیم کے تصور پر کیوں نہیں اترتی ہے اسی لیے معاشرے میں قومی یکجہتی کا فقدان ہے۔ پاکستان کی مروجہ تعلیم افراد میں نہ تو نظریہ پاکستان کی روح کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کر رہی ہے اور نہ ہی ترقی کی اس دوڑ میں دوسری قوموں کے شانہ بشانہ چلنے کی جرأت۔ کلی طور پر ہماری تعلیم بیمار ذہن پیدا کر رہی ہے جو ہر حوالے سے پوری اجتماعی زندگی کو اس بیماری کی لپیٹ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ اسی صورت حال کا شاخسانہ ہے کہ آج ہر آدمی اپنے ذاتی مفادات کے آگے مملکت کے ہر ہر مقصد کو قربان کرنے کے درپے نظر آتا ہے۔ قوم پروری اور قومی تشخص کیا ہوتا ہے اجتماعی زندگی کے کیا

لوازمات ہوتے ہیں۔ آزادی کیسی نعمت ہوتی ہے۔ دوسروں کے حقوق کیا ہوتے ہیں۔ معاشرتی بھائی چارگی کسے کہتے ہیں۔ آج پاکستان کا ہر فرد ان کے مفہوم سے نا آشنا ہے۔ ظاہر ہے اس پر اگندہ صورت حال کا صرف افراد معاشرہ ہی نہیں بلکہ عمومی معاشرتی نظام کے علاوہ نظام تعلیم بھی اس کا ذمہ دار ہے۔ نہ تو ہمارے سیاست دانوں کو اس بات کا شعور ہے کہ ہم تعلیم کی اصلاح کر کے ہی مملکتی استحکام کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ مقاصد معاشرہ کو حاصل کر سکتے ہیں اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں نہ صرف ترقی کر سکتے ہیں بلکہ نظریہ پاکستان سے متعلق بابائے قوم اور حضرت علامہ اقبالؒ کے تصورات کی بنیاد پر قومیت کے تصور کو بھی عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔ (4) کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ تعلیم کی قوم کے مفاد کے نقطہ نظر سے اس قدر مستقل ضرورت ہے جس طرح ایک فرد کی فردیت کی تکمیل کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ قومی تعلیم ایک سنگ بنیاد ہے جس پر کسی قوم کا استحکام، بھلائی اور یکجہتی کے علاوہ ترقی منحصر ہوتی ہے۔ جب ہم اقوام عالم کا ایک عمومی مطالعہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ترقی یافتہ قوموں کی ترقی کا راز قومی تعلیم و تربیت پر منحصر نظر آتا ہے اور ترقی پذیر و پسماندہ ممالک کی پسماندگی، ان کی زبوں حالی، قومی تعلیم کے تصور سے صرف نظر کرنے کے رجحان میں پوشیدہ نظر آتی ہے۔ بایں بنیاد جب تک ہم تعلیم کو قومی تعلیم کے سانچے میں نہیں ڈھالیں گے اسے لازمہ حیات اور وسیلہ ترقی سمجھ کر نہیں چلیں گے تب تک نہ تو ہم ترقی کر سکتے ہیں اور نہ ہی دنیا و آخرت کی بہتر تیاری۔ (5) مختصر یہ کہ ہمارے نظام تعلیم کی اصلاح کی ضرورت کی تصدیق کے لئے کسی رائے شماری کی ضرورت نہیں۔ اصلاح کی ضرورت کا بنیادی محرک عدم اطمینان ہوتا ہے اور تعلیم کی جانب ایک عمومی بے اطمینانی اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ بے اطمینانی تشویش میں بدلتی جارہی ہے اور لوگوں کی ایک اہم تعداد ایسی ہے جن کا احساس مایوسی کی حدوں کو چھو تا نظر آتا ہے۔ (6)

اہمیت: کسی بھی قوم کے لیے اس کے اجزائے ترکیبی پر مشتمل قومی تعلیم ایک مضبوط طرز تعلیم سے ہے جو افراد کو ذہنی، جسمانی، نظریاتی اور اخلاقی تربیت مہیا کرتا ہے تاکہ وہ اس قابل ہو سکیں کہ وہ اپنے قومی نصب العین کے حصول کے لئے پوری طرح سے تیار ہوں۔ بالفاظ دیگر وہ قومی سطح پر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے مقاصد کو سمجھنے اور ان کو حاصل کرنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہوں۔ اس تناظر میں ہم بحیثیت پاکستانی مسلم قومیت کے تصور کی بناء پر تعلیم کو نظریہ پاکستان کی بنیاد پر منظم کریں کہ افراد معاشرہ کے اذہان میں اسلامی اقدار اسخ ہوں اور وہ اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی کے علاوہ دنیاوی و اخروی زندگی کے لیے تیار ہو سکیں۔ (7)

(8) "National Education is a grand productive agent of human brotherhood."

بلاشبہ قومی تعلیم کا تصور اپنے اندر ایک عالمگیر وسعت لئے ہوئے ہیں۔ قومیں برسوں میں بنتی ہیں، معاشرے بڑی محنت اور جدوجہد کے بعد مستحکم ہوتے ہیں، اس جدید دور میں اب قوموں کی بقاء اور معاشرے کی ترقی کے لئے تعلیم پر انحصار بڑھنے لگا ہے۔ (9) بایں بنیاد قومی تعلیم کا منشا اور مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ افراد کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے نشوونما اور ترقی میں مدد دے اور کسی ایک پہلو کو بھی نظر انداز نہ کرے۔ (10)

"National Education aims at imparting the values, traditions, customs, patterns of life, etc., of the particular social group to the child, so that he can conform to these patterns and make his own contribution to the cultural development of his group." (11)

مملکت خداداد پاکستان میں بہتر تعلیمی ماحول کا فقدان ہے، اس کی وجہ غلامی کے سائے میں تشکیل پانے والا ہمارا قومی نظام تعلیم ہے جو نظریہ پاکستان اور فلسفہ اسلام کی آفاقی اقدار سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ بنیادی طور پر افراد سے ہی قوم بنتی ہے اور قوم سے ملک و ملت کی پہچان ہوتی ہے۔ لیکن جہاں قوم کے افراد انحطاط پذیر نظام تعلیم کے شکنجے میں پھنسے ہوں تو وہاں ان میں قوت برداشت، معاملہ فہمی کی عادات اور مملکتی تقاضوں کے حصول کے لئے جوہر بے باکی کہاں سے آئیں گے۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے، اس کو قدرت نے لامحدود وسائل سے نوازا ہے لیکن ان وسائل کو کام میں لانے کے لئے اچھے اور تربیت یافتہ افراد کی کمی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ نظام تعلیم نامناسب حالات کی وجہ سے مسلسل انحطاط پذیری کا شکار ہے، نتیجتاً بہتر نظام تعلیم کی عدم موجودگی میں ملک صحیح معنوں میں ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ (12)

Modern age is characterized by large scale production based on science and technology. So in order to enlarge the productive capacity of the country, it is essential that all people be properly educated to participate in developing production with adequate knowledge, understanding and skill, and also to share the fruits of collective labour intelligently." (13)

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ قومی تعلیم کے ہمہ گیر تصور کی بناء پر ہمیں اپنے تعلیمی نظام کی انتشاری، انحطاطی اور عدم استحکام و تنزلی کیفیات کے پیش نظر ہمیں اپنے تعلیمی نظام کا قبلہ درست کرنا ہو گا۔ اس ضمن میں اولین کام نظام تعلیم کی اسلامی فلسفہ کے اور مسلم قومیت کے اجزائے ترکیبی کے مطابق تشکیل ہونی چاہئے تاکہ ہم اپنے قومی فلسفہ حیات اور قوم کے الگ اجزائے ترکیبی کے مطابق تعلیم و تربیت حاصل کر کے اپنے مملکتی مقاصد کے حصول کے علاوہ بحیثیت مسلمان دینی و دنیاوی اور اخروی زندگی کی تکمیل کے لئے کچھ سامان کر سکیں۔ (14)

"Education is belived to be an effective remedy, which a country can apply to cure its economy and eradicate social evils." (15)

مقاصد مطالعہ: اس تحقیقی مطالعہ کا اولین مقصد قومی تعلیم کی نوعیت کا جائزہ لینا ہے۔ قومی تعلیم کے اجزائے ترکیبی اور مضمرات کا تعین کرنا ہے۔ قومی تعلیم پر اثر انداز ہونے والے بنیادی عوامل کا تعین کرنا ہے۔ جمہوریت کے تحت منظم ہونے والی تعلیم اور قومی تعلیم کے مضمرات اور اثرات کا تقابلی جائزہ لینا ہے۔ قومی تعلیم کے افادی اور عدم افادی پہلوؤں کا جائزہ لینا ہے۔ پاکستان کی مروجہ تعلیم کا قومی تعلیم کے تصور کے تحت جائزہ لے کر اس بات کا اندازہ لگانا ہے کہ ہمارے مروجہ تعلیم میں قومی تعلیم کے عکس جھلکتے ہیں یا نہیں۔ پاکستان بحیثیت اسلامی ریاست کے اس کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے قومی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت کا جائزہ لینا بھی ایک مقصد ہے۔ مسلم قومیت کے تصور اور جدید قومیتی تصور کے درمیان ہم آہنگی کے پہلوؤں کی روشنی میں وطن عزیز کے لئے تعلیمی حکمت عملی کا تعین کرنا ہے۔ پاکستان کا قومی نظریہ ”نظریہ پاکستان“ آج تک تعلیم کی بنیاد نہیں بن سکا، ان وجوہات کا جائزہ لینا ہے۔ ایسی قابل عمل سفارشات مرتب کرنا بھی ایک کہ جن پر عمل درآمد سے قومی تعلیم کے نظریے کی بنیاد پر متشکل ہو کر مسلم قومیت کے تصور کے سانچے میں ڈھل سکے۔

جواز مطالعہ: اس تحقیقی مطالعہ کے جواز کے درج ذیل پہلو توجہ طلب ہیں۔ قومی تعلیم نوعیت کے اعتبار سے ایک مخصوص قومی نظریے کی بنیاد پر منظم و متشکل ہوتی ہے۔ قومی تعلیم، قومی یکجہتی، اتحاد اور قومی ترقی کے لئے خشت اول کا کام دیتی ہے۔ اس امر میں بھی کوئی شک نہیں کہ پاکستان کی رائج تعلیم قومی تعلیم کے رنگ سے عاری ہے۔ پاکستان بحیثیت ایک نظریاتی ریاست یہاں کی تعلیم مسلم قومیت کے رنگ میں رنگی ہوئی چاہئے تھی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بجائے اس کے کہ ہماری تعلیم ہمیشہ مغربی نوآبادیاتی تعلیم کے تحت کبھی قدیم برطانوی نوآبادیاتی نظام اور آج کل جدید امریکی نوآبادیاتی نظام کے تحت منظم ہوتی رہی ہے۔ اسی بناء پر ہماری تعلیم قیام پاکستان کے تقاضوں کی تکمیل کا ذریعہ آج تک نہ بن سکی۔ قیام پاکستان کے مقاصد اور مسلم قومیت کے تقاضوں کی طلب یہ ہے کہ ہم اپنی تعلیم کو قومیت کے تصور میں ڈھالیں۔ ہماری مروجہ تعلیم قومی رنگ سے خالی ہونے کی بناء پر کبھی بھی قومی اتحاد اور قومی یکجہتی کا ذریعہ نہ بن سکی۔ ہمیں وقت ضائع کئے بغیر قومی تعلیم کو قومی نظریہ یعنی نظریہ پاکستان کی بنیاد پر منظم و متشکل کرنا ہوگا۔ ایسا کرنے سے ہمارے تعلیم ایک تو معاشرے میں قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خواب اتحاد، تنظیم، یکجہتی کی عملی صورت اجاگر کرے گی تو دوسری جانب اس کی نظریاتی کمزوریاں جو آج تک چلی آرہی ہیں ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گی۔

قومی تعلیم کا بنیادی تصور: اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیم کا بنیادی مقصد فرد جو نظام زندگی کا مرکزہ ہوتا ہے اس کی شخصیت کو موثر نشوونما کے علاوہ اس سے معاشرہ اور حقیقت شناس بنانے کے ساتھ ساتھ خدا شناس بنانا ہے اور ان تینوں مرحلوں میں حقائق کی ماہیت اور قدر و منزلت کی توضیحات بھی ممکن ہو سکتی ہیں۔ مختلف اقدار کی قدر و منزلت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ اگر ان عناصر کی ہمہ گیریت کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ کسی بھی معاشرے کی اجتماعی زندگی کے موثر ارتقاء کا یہی عناصر موجب بنتے ہیں۔ ان عناصر کی تشریح و توضیح اور اہمیت و افادیت اجاگر کرتے ہوئے تعلیمی نظام بالواسطہ عمومی معاشرتی نظام کی تشکیل و تعمیر اور استحکام میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ (16) مزید یہ کہ قومی تعلیم کی یہ خصوصیت قابل ذکر ہے کہ یہ قوم کی اُمنگوں اور نصب العین کو جنم دیتی ہے اور ان کی نشوونما کرتی ہے اس کو اپنے اجزاء ترکیبی کو بھی قومی تقاضوں کے مطابق ترتیب دینا پڑتا ہے۔ (17) لہذا قومی تعلیم سے مراد ایسی تعلیم ہے جو ایک قوم کے مخصوص قومی نظریے کے علاوہ دیگر اجزائے ترکیبی و عوامل کی بنیاد پر منظم و متشکل ہو کر اس قوم کے تصور کو فروغ دیتی ہے۔

"National Education means Culture, refinement, the knowledge of external life and of inner life, understanding of human nature, the realization of self." (18)

تعلیم دراصل کسی سماج کی اس جانی بوجھی، سوچی سمجھی کوشش کا نام ہے جو وہ اس لئے کرتی ہے کہ اس کا وجود باقی رہ سکے اور اس کے افراد میں یہ قابلیت پیدا ہو کہ بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ سماجی زندگی میں بھی مناسب اور ضروری تبدیلی کر سکیں۔ قومی زندگی میں تعلیم اسی طرح گزرے ہوئے زمانے سے موجودہ زمانے کو ملاتی ہے جیسے اکیلے آدمی کی زندگی میں اس کا حافظہ۔ جو سماج اپنی تعلیم کا نظام درست نہیں رکھتی وہ اپنے وجود کو خطرہ میں ڈالتی ہے، اور جس طرح حافظے ختم ہو جانے سے اکیلے زندگی کا سلسلہ باقی نہیں رہتا اسی طرح قومی تعلیم نہ ہونے سے قومی زندگی کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ صرف کتابوں میں لکھے رہنے سے ہماری تاریخ زندہ نہیں رہ سکتی اس کی زندگی کی بس ایک

صورت ہے کہ وہ سماج کے ہر فرد کے دل اور دماغ کے ریشے ریشے میں زندہ ہو۔ مگر بہت سے روشن خیال لوگ ایسے بھی ہیں جو کہیں گے کہ سب قدامت پسندی کی دقیاوسی باتیں ہیں۔ قومی روایات تو اکثر قوم کی راہ میں رکاوٹ ہی ہوتی ہیں اور ماضی کا بوجھ گردن پر اٹھا کر قوم کے لئے آگے چلنا کٹھن ہو جاتا ہے۔ ان خام خیالیوں سے آزاد ہونا چاہئے اور موجودہ ضرورتوں کا خیال کر کے اور آنے والی ضرورتوں کو سامنے رکھ کر اپنی نئی نسلوں کو سکھانا پڑھانا چاہئے، بس یہی قومی تعلیم ہے اور باقی سب ڈھکوسلے ہیں۔ ایسی باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جو دل سے قوم کی بھلائی چاہتے ہیں اور جن کے دل میں اس بات کی لگن ہوتی ہے کہ ان کی قوم جلد سے جلد ترقی کرے اور جتنی تیزی سے آگے بڑھ سکتی ہے بڑھے، یعنی خود قوم کی خاطر وہ قومی تعلیم کے اس خیال کو پسند نہیں کرتے جس کا ذکر اوپر ہوا۔ تعلیم بس کچھ بول رٹ لینے یا چند باتیں جان لینے کا نام تو نہیں ہے بلکہ تعلیم اسے کہتے ہیں کہ آدمی جو دماغی قوتیں لے کر پیدا ہوا ہے ان میں ترقی کا جتنا امکان ہو وہ اسے حاصل کرے۔ تعلیم آدمی کے ذہن کی پوری پوری پرورش کا نام ہے۔ جس طرح انسان کا جنم ایک چھوٹے سے تخم سے شروع ہوتا ہے، پھر مناسب غذا پا کر حرکت اور کام اور سکون و آرام سے طبیعیات اور کیمیا کے قوانین کے مطابق کمال کے درجے کو پہنچتا ہے۔ (19)

پاکستان کی مروجہ تعلیم اور قومی تعلیم: قومی تعلیمی اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے اعتبار سے نہ صرف لازمہ حیات ہے بلکہ یہ سماجی فریضہ ہونے کے ساتھ ساتھ وسیلہ ترقی بھی ہے۔ اس تناظر میں قومی تعلیم ایک قوم کے اجزائے ترکیبی کی بناء پر منظم و متشکل ہونے والی تعلیم ہے۔ اس تناظر میں پاکستان کی مروجہ تعلیم کا جائزہ لیں تو پاکستان کے نظام تعلیم میں قومی تعلیم کا بنیادی تصور موجود نہیں ہے اور نہ ہی نظام تعلیم نظریاتی تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ الغرض یہ اس میں مبالغہ اگر نہیں ہے۔ ہماری قومی زندگی کا کوئی واضح تصور پیش نہیں کرتا۔ ہمارے اجتماعی مقاصد کیا ہیں؟ ہمیں کس قسم کا معاشرہ تشکیل دینا ہے؟ وطن کی تعمیر و ترقی کے لئے کون سی طریقے اختیار کرنے کی ضرورت ہے؟ اس طرح کے کسی سوال کا کوئی دو ٹوک جواب ہمارے نظام تعلیم میں نہیں ملتا ہے جو نظام تعلیم ان بنیادی سوالات کے ایسے فیصلہ کن جوابات نہ مہیا کر سکے جس سے قوم کے اجتماعی مقاصد واضح نہ ہوں اور نہ جو قوم کے فلسفہ حیات کا ترجمان ہو، تو وہ بے کار محض ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے جو نظریہ پاکستان کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے۔ جب تک ہمیں اس نظریہ کا صحیح شعور اور اس پر ہمارا پختہ ایمان نہ ہو اس وقت تک اس کے تقاضے پورا کرنے کی سچی لگن بھی ہم میں پیدا نہیں ہوگی جس کے بغیر مملکت کا شاہراہ ترقی پر گامزن ہونا تو دور کی بات ہے، اس کی بقاء کی ضمانت بھی نہیں دی جاسکتی۔ نظریہ پاکستان کا مقصد قومی تعلیم کے تصور کی بنیاد پر متشکل ہونے والے نظام تعلیم کے ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ ایسا نظام تعلیم جس کے پاس زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق اسلامی تصورات کو عملی جامہ پہنانے کا خاکہ موجود ہو اور مسلم قومیت کے دیگر افراد اس کی بنیاد میں کار فرما ہوں۔ (20)

ہمارے اسکولوں کے اساتذہ کی تربیت گاہوں میں قومی تعلیم کے بنیادی تصور اور نظریاتی بنیادوں پر پاکستان کی تعمیر نو کا کوئی واضح خاکہ زیر تربیت اساتذہ کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا اور نہ ہی پاکستان کے نصب العین سے گہری وابستگی پیدا کی جاتی ہے۔ زیادہ تر درس و تدریس سے متعلق چند عام ضروری باتیں بتانے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ فلسفہ تعلیم اور تاریخ تعلیم کی تدریس کا کوئی ایسا معقول بندوبست نہیں ہے کہ اس

کے ذریعے زیر تربیت اساتذہ کے اندر نظریہ پاکستان سے کوئی قلبی وابستگی پیدا ہو اور پاکستان کی تعمیر نو سے براہ راست کوئی رشتہ استوار ہو۔ (21)

Education is a basic human right and its function is to develop the talents of individuals to the fullest possible extent. (22)

پاکستان کی مروجہ تعلیم، قومی تعلیم کے اسلوب میں نہ ہونے کے محرکات: پاکستان کی مروجہ تعلیم قومی تعلیم کے سانچے میں نہ ڈھلنے کے محرکات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور اس کا نظام تعلیم قومی نظریہ حیات پر مبنی ہونا چاہیے تھا لیکن قومی نظام تعلیم مکمل طور سے قومی نظریے سے عاری نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد اس کی بنیادی اور اساسی نظریہ کی بناء پر سیاسی و معاشی نظام کی تشکیل نہ ہو سکی یہی صورت حال تعلیم کے ساتھ بھی رہی۔ ہمارے حکمران نظریہ پاکستان کے مقاصد سے مکمل طور سے آگاہ نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم کی قومی اہمیت کو سمجھنے سے قاصر رہے اور نہ ہی انھوں نے تعلیمی نظام کو قومی تعلیم کے اسلوب میں ڈھالنے کی کوئی عملی کوشش کی ہے۔

(2) اس میں کوئی شک نہیں کہ بنیادی فلسفہ حیات معاشرے کے مختلف افراد، ادارات اور گروہوں سے اپنے بنیادی عقائد کے مطابق پیروی چاہتا ہے گویا نظام حیات کے مطابق معاشرتی عمل کی ترقی و ارتقاء منطقی طور پر عمومی نصب العین کے حصول کی راہ ہموار کرتا ہے اس طرح کا طرز عمل پاکستان میں کبھی شروع نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے ہر قائم ہونے والی حکومت اپنے بنیادی فرائض سے آگاہ نہیں ہو سکی یوں تعلیم بھی عدم توجہ کا شکار ہوئی اور متعینہ مقاصد کے حصول میں ناکام رہی اور قومی تعلیم کے اسلوب میں اسے نہ ڈھالا جاسکا۔

(3) پاکستان کی مروجہ تعلیم قومی تعلیم کے اسلوب میں نہ ہونے کا ایک اور محرک قومی ثقافتی نظام کا بنیاد نہ ہونا ہے چونکہ قومی ثقافتی نظام کے تعلیم پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہماری موجودہ تعلیمی نظام میں قومی ثقافتی عنصر کی کار فرمائی کہیں بھی نظر نہیں آتی ہے۔ نظام تعلیم میں ثقافت کے بجائے مغربی تعلیمات کے اثرات نمایاں ہیں جس کی وجہ سے نوجوان نسل نہ صرف بے راہ روی کا شکار ہے بلکہ وہ اسلامی نظریہ حیات سے بھی دوری اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اسی بنا پر وہ اپنے قومی تشخص کو اجاگر کرنے سے قاصر ہیں۔

(4) پاکستان بحیثیت اسلامی ملک اس کی مروجہ تعلیم قومی تعلیم کے سانچے میں نہ ڈھلنے کا ایک اور محرک یہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد سے اب تک پاکستان کے اجزائے ترکیبی کے علاوہ ملکی وحدت اور قومی تشخص کو ابھارنے والے عوامل اور فلسفہ اسلام کے مطابق قومی نظام تعلیم کو متشکل کرنے کے لیے کوئی خاص عملی اقدامات نہیں کیے گئے اور قیام پاکستان کے مقاصد کو بھی پیش نظر نہیں رکھا گیا اور نہ ہی اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے کوششیں کی گئیں جس کا نتیجہ آج 72 سال گزرنے کے بعد ہمارے سامنے ہے کہ نظام تعلیم انحطاط پذیر اور بحران کا شکار ہے۔ قیام پاکستان سے تاحال متعدد تعلیمی پالیسیاں وضع کی گئیں ان تمام پالیسیوں میں قیام پاکستان کے مقاصد کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔

(5) اس ضمن میں ایک اور محرک مغربی طرز کی تعلیم کی اندھی تقلید ہے۔ پاکستان کا نظام تعلیم قوم کے بنیادی فلسفے سے یکسر عاری نظر آتا ہے اور اس میں مغربی تعلیمات کے اثرات نمایاں ہیں جس کی بدولت معاشرے میں ہر طرف اخلاق باختگی روایات سے بغاوت اور افراتفری و عدم استحکام کا دور دورہ ہے۔ سماجی و اخلاقی کج روی، اسلامی تعلیمی سے دوری کا عنصر اور اسلامی اقدار کا فقدان پوری قوم پر غالب آچکا ہے۔ یہ سب برائیاں ہمارے معاشرے میں مغربی طرز تعلیم کی وجہ سے پروان چڑھ رہی ہیں۔ مزید یہ کہ ہماری قومی تعلیمی پالیسیوں کی ناکامی کی ایک بڑی وجہ مغربی تعلیمی پالیسیوں کی اندھی تقلید بھی ہے۔

(6) مغربی طرز تعلیم کو ترقی کا ذریعہ سمجھنے کی روش بھی ان محرکات میں سے ایک محرک ہے کہ جس کی وجہ سے نظام تعلیم انحطاط و تنزلی کا شکار ہے۔ قیام پاکستان کے بعد ہمارے ارباب اقتدار و اختیار بڑی حد تک مغرب طرز تعلیم کے طریقے اختیار کر چکے تھے وہ جواب تک جاری و ساری ہیں۔ جبکہ مروجہ تعلیم میں قومی تقاضوں اور اسلامی طرز تعلیم کو آج تک جگہ نہیں ملی۔ نوجوان نسل مغربی طرز تعلیم سے فیض حاصل کر کے نظریہ پاکستان کے اساسی اصولوں کو نہ صرف فراموش کر چکے ہیں بلکہ قیام پاکستان کے مقاصد کو پس پشت ڈال کر اسلامی فلسفہ حیات سے دور ہونے کے ساتھ ساتھ مغربی تعلیم کو ترقی کا ذریعہ سمجھنے کی روش اختیار کیے ہوئے ہیں۔

(7) پاکستان کی مروجہ تعلیم قومی تعلیم کے اسلوب میں نہ ہونے کا ایک اور محرک غلامانہ ذہنیت کے اثرات ہیں۔ ذہنی غلامی تب پیدا ہوتی ہے جب ملکی و قومی تقاضوں سے زیادہ دوسروں کے بنائے ہوئے سانچوں پر انحصار کر لیا جاتا ہے۔ مغربی طرز تعلیم نے نہ صرف ہمارے معاشرے میں منفی اثرات مرتب کیے ہیں بلکہ انفرادی طور پر انتشاری رجحانات کو بھی فرغ دیا ہے۔ لمحہ فکریہ یہ ہے کہ آزادی کے 72 سال گزرنے کے بعد بھی ہم اپنے ذہنوں اور قلب میں قومی طرز فکر و معاشرت پیدا نہیں کر سکے جس کی وجہ سے ہم غلامانہ ذہنیت کے اثرات کو ختم نہیں کر پائے۔

(8) قیام پاکستان سے لے کر اب تک وطن عزیز میں قومی لیڈر شپ کا فقدان رہا ہے۔ قائد اعظم کے بعد کوئی موثر سماجی قیادت میسر نہیں آسکی اور نہ ہی صحیح معنوں میں کوئی قومی سطح کی سیاسی قیادت فعال رہی جس کو پورے معاشرے کا اعتماد حاصل ہوتا۔ تعلیمی پالیسیاں بھرپور طریقے سے معاشرے میں منطبق کرنے کے لیے مثالی قیادت کا میسر آنا لازمی ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے مقاصد کے حصول میں کامیابی حاصل ہوتی ہے جبکہ پاکستان میں تعلیمی تنظیم کو ہمیشہ سے نااہل حکمرانوں کی قیادت میسر آئی جس کی وجہ سے ہر تعلیمی پالیسی کی خوبیاں بھی خامیوں میں بدل گئیں لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کوتاہیوں کو دور کیا جائے ورنہ تعلیمی نظام مزید مشکلات کا شکار ہو جائے گا۔

(9) قائد اعظم محمد علی جناح کی رحلت کے بعد سے وطن عزیز پاکستان کو خود غرض حکمرانوں کے سپرد کر دیا گیا۔ گزشتہ 72 سالوں سے نظام تعلیم لاپرواہ اور نادان حکمرانوں کے رحم و کرم پر ہے اور وہ اپنے اقتدار کے حصول کی کٹکٹ میں یہ بھول گئے ہیں کہ انھیں نظام تعلیم کی اصلاح کرنی ہے اور قیام پاکستان کے مقاصد اور اسلامی نظریہ حیات کے مطابق نظام تعلیم کو بہتر بنانا ہے۔

(10) یہ حقیقت ہے کہ دین کے محافظ کسی بھی معاشرے میں علماء کرام ہوتے ہیں وہی دین اور کسی حد تک فلسفہ حیات کی تشریح و توضیح کرتے رہتے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے وطن عزیز پاکستان میں اس بات کا فقدان نظر آتا ہے۔ بظاہر تو ہمارے علماء کرام اور اہل علم اپنی جگہ بہت زیادہ فعال نظر آتے ہیں لیکن فلسفہ حیات کی تشریح و توضیح بالخصوص دین اسلام جو ہمارا فلسفہ حیات بھی ہے، کی مناسب تشریح و توضیح میں ناکام رہے ہیں جس کی وجہ سے معاشرے میں مذہبی منافرت اور عصبی رجحانات کو پروان چڑھنے کا موقع ملا ہے جس کے اثرات ہمیں پاکستان کے نظام تعلیم میں بھی واضح نظر آتے ہیں۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مذہبی منافرت کے فروغ کو ختم کیا جائے۔

اصلاح احوال کے لیے سفارشات

(1) پاکستان کی مروجہ تعلیم کسی بھی لحاظ سے قومی تعلیم کے تصور کی عکاس نہیں ہے۔ لہذا اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ چونکہ پاکستان مسلم قومیت کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے اسی لیے پاکستان کی مروجہ تعلیم کی تشکیل جدید مسلم قومیت کے اجزائے ترکیبی کی بنیاد پر ممکن بنائی جائے۔ اسی طرح ہی قیام پاکستان کے مقاصد کا حصول ممکن ہے۔

(2) پاکستان کی مروجہ تعلیم کو قومی تعلیم کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ اس تحقیق کے متعینہ مضمرات اور مسلم قومیت کے اجزائے ترکیبی کی بنیاد پر پاکستان کی مروجہ تعلیم کی صوبائی اور مرکزی حکومت تشکیل جدید کے لیے کمیشن تشکیل دیں۔ وہ کمیشن اس تحقیق میں متعینہ قومی تعلیم کے تصور کی بنیاد پر وطن عزیز کی مروجہ تعلیم کو قومی تعلیم کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے عملی اقدام تجویز کریں۔

(3) بلاشبہ قومی تعلیم پر اثر انداز ہونے والے عوامل اور پاکستان کی مروجہ تعلیم کے پیچھے کار فرما عوامل یکساں نہیں ہیں ان میں فرق ہے لہذا اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ متعینہ ادارے و وزارتیں اور عمومی لحاظ سے وفاقی اور صوبائی حکومتیں قومی تعلیم کو منظم کرنے والے عوامل کو پاکستان کی مروجہ تعلیم کی بنیاد بنا کر اصلاح احوال کے لیے فوری عملی اقدام اٹھائیں۔

(4) قومی تعلیم جمہوری معاشروں کی مروجہ تعلیم سے خاصی مختلف ہے۔ چونکہ پاکستان کی مروجہ تعلیم بھی دنیا کے دیگر ممالک کی طرح جمہوری اصول و ضوابط کا زیادہ اثر لیے ہوئے ہے اس لیے یہ قومی تعلیم سے مختلف ہے۔ دوسری جانب وطن عزیز کے لوگ مسلم قومیت کے تصور کے حامل ہیں۔ بایں بنیاد اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ ارباب اقتدار وطن عزیز کی مروجہ تعلیم کو تحریک اور قیام پاکستان کے بنیادی عاملین کے پیش نظر قومی تعلیم کے تصور کے سانچے میں ڈھالنے کے فوری اقدامات اٹھائیں۔

(5) قومی تعلیم بلاشبہ قوموں کے عروج کا باعث ہوتی ہے۔ لہذا اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ پاکستان کی مروجہ تعلیم کو قومی تعلیم کے تصور کے مطابق مسلم قومیت کے سانچے میں ڈھالنے کی ضرورت ہے تب ہی بحیثیت قوم ہمارا تشخص نہ صرف اجاگر ہو سکتا ہے بلکہ ہم اس طرز تعلیم کی بنیاد پر بے بہا ترقی بھی کر سکتے ہیں۔

(6) پاکستان کی مروجہ تعلیم میں کسی بھی پہلو سے قومی تعلیم کی جھلکیاں نظر نہیں آتی ہیں۔ حالانکہ بحیثیت قوم ہمارا تشخص مسلم قومیت کا ہے۔ اسی لیے ہماری مروجہ تعلیم کی اصلاح احوال کے لیے ضروری ہے کہ نظریہ پاکستان جو مسلم قومیت کا مظہر ہے اس کی بنیاد اور عمومی قومی تعلیم کے تصور کے پیش نظر مروجہ نظام تعلیم کی تشکیل جدید کے لیے حکومتیں اور وزارتیں اقدام اٹھائیں۔ اس ضمن میں ضروری ہے کہ ایک مربوط و مبسوط تعلیمی پالیسی فوری طور پر متشکل کر کے مروجہ تعلیم کو مسلم قومیت کے سانچے میں ڈھالیں۔ اس ضمن میں کوتاہی وطن عزیز کے لیے مزید مسائل و مصائب کی وجہ بنے گی۔

(7) پاکستان بحیثیت اسلامی ریاست اس کے تقاضوں کی تکمیل کے لیے قومی تعلیم کی ضرورت و اہمیت کا عمیق جائے کے بعد پاکستان کی مروجہ تعلیم کو قومی تعلیم کے سانچے میں ڈھالا جاسکتا ہے کیوں کہ قومی تعلیم کے اصول، مسلم اُمہ کے بنیادی اصولوں سے مماثلت رکھتے ہیں کیوں کہ اسلام میں قومیت حدود و قیود کی پابند نہیں ہے اور نہ ہی زمان و مکان کی پابند ہے لہذا انقلابی تعلیم کے تصور کے تحت جو بین الاقوامی تعلیم کے اصول و ضوابط ہیں وہ قومی تعلیم کے بھی مظہر ہیں اور مسلم اُمہ کے تصور کے بھی عین مطابق۔ لہذا حکومت اور متعلقہ وزارتیں فوری طور پر وطن عزیز کی مروجہ تعلیم کو قومی تعلیم کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے ان عوامل اور اصولوں کو بنیاد بنائیں اور نظام تعلیم کی تشکیل جدید کریں۔

(8) ملت اسلامی اور جدید بین الاقوامیت کے تصور کے درمیان کہیں اصول و ضوابط مشترک اور کہیں عاملین متضاد ہیں۔ بایں بنیاد جدید قومی تصور کے وہ اصول و ضوابط اور عوامل جو اسلام سے متضاد نہ ہوں انھیں اختیار کر کے ہماری حکومتیں اور وزارتیں نظام تعلیم کی تشکیل جدید ممکن بنا سکتی ہیں۔

(9) پاکستان کے قیام کے بعد قومی نظریے کا اطلاق نہیں ہو سکا۔ لہذا اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ قومی نظریے (نظریہ پاکستان) کو سیاسی، معاشی اور تعلیم کی بنیاد بنا کر ملک کے مستقبل کی بنیاد قوم کے اصل نظریے پر استوار کرنے کے لیے حکومتیں فوری اقدامات اٹھائیں۔

(10) پاکستان کی مروجہ تعلیم مسلم قومیت کے بجائے مغربی قومی تصور کی بنیاد پر متشکل ہوتی رہی ہے۔ لہذا حکومت سے اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ وہ اس مقصد کے جائزے کے لیے ماہرین تعلیم جید علمائے کرام اور پڑھ لکھے شہروں کی شراکت یقینی بنا کر ایک تعلیمی کمیشن تشکیل دے جو مسلم قومیت اور عمومی قومیت کے تصور کے سانچے میں ڈھالنے کے اقدامات تجویز کرے۔

(11) قومی تعلیم ایک مخصوص قوم کے اجزائے ترکیبی اور عوامل تشکیل کی بنیاد پر منظم ہوتی ہے اور ہماری تعلیم بحیثیت قوم ہمارے قومی اجزاء ترکیبی اور عوامل کی بنیاد پر منظم نہیں ہوئی ہے۔ بایں بنیاد اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ سب سے پہلے تو بحیثیت قوم ان عوامل اور اجزائے ترکیبی کو قومی زندگی کی بنیاد بنایا جائے جو قیام پاکستان کا سبب بنے تھے پھر ان کی رشتی میں تعلیمی نظام کی از سر نو تشکیل کی جائے۔

(12) ہماری مروجہ تعلیم قومی تعلیم کے بنیادی تصور سے کوسوں دور نظر آتی ہے۔ لہذا اصلاح احوال کے لیے سفارش پیش کی جاتی ہے کہ ہماری مروجہ تعلیم کو قومی تعلیم کے بنیادی تصور کے سانچے میں فوری طور پر ڈھالا جائے۔ اس ضمن میں تمام سیاسی اکابرین اور ماہرین تعلیم فوری طور پر ایک مربوط لائحہ عمل طے کریں اور اس لائحہ عمل کو عملی جامہ پہنانے کے اقدامات اٹھائے جائیں اور عمومی نظام تعلیم کی تشکیل جدید کے لیے مربوط اور مکمل پالیسی وضع ہو۔

(13) ہماری تعلیم چونکہ اس طرح کی تخلیقی بصارتوں سے عاری نظر آتی ہے لہذا وہ بحیثیت قوم ہم پاکستانیوں کی سوچ کا حصہ نہیں بن سکی اور نہ ہی قومی اتحاد و یکجہتی کی بنیاد بنی۔ لہذا اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ ارباب اقتدار سر جوڑ کر بیٹھیں اور مروجہ تعلیم کو قومی تعلیم کے قالب میں ڈھالیں تاکہ ہم بحیثیت قوم تعلیم کی وساطت سے مستقبل میں قدم رکھ سکیں۔

(14) قوموں نے اپنا تشخص اتحاد، بھائی چارہ اور ترقی کی معراج صرف اور صرف قومی تعلیم کا اہتمام کر کے حاصل کیا ہے۔ لیکن ہمارے یہاں بد قسمتی یہ رہی کہ شروع دن سے تعلیم پر خصوصی توجہ نہیں دی گئی اور اس کو قومی تعلیم کے سانچے میں نہیں ڈھالا گیا۔ بایں بنیاد اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ حکومتیں ہماری مروجہ تعلیم کو فوری طور پر قومی نظریہ یعنی نظریہ پاکستان کی بنیاد پر از سر نو منظم کریں اور پاکستانی قومیت کے تشکیلی عوامل و عناصر کو اس کی بنیاد بنائیں تاکہ ہماری تعلیم قومی تعلیم کے قالب میں ڈھل کر ہمارے قومی تشخص کی بنیاد بن سکے۔

(15) قومی تعلیم اپنی تخلیقی بصارتوں سے ایک قوم کے افراد کو متحد رکھتی ہے۔ قومی یکجہتی کو فروغ دیتی ہے اور عملاً انھیں بھائی چارے سے رہنے کی تربیت مہیا کرتی ہے لیکن ہماری تعلیم ان صلاحیتوں سے محروم ہے اس لیے محروم ہے کہ یہ قومی تعلیم کے اسلوب میں ڈھلی ہوئی نہیں ہے۔ لہذا اصلاح احوال کے لیے سفارش پیش کی جاتی ہے کہ قوم کی بنیاد بننے والے ناصر خمسہ خصوصاً ہمارا قومی نظریہ یعنی نظریہ پاکستان ہماری ثقافت ہمارے عقائد اور ہماری اقدار و روایات اور مذہب کی بنیاد پر مرکزی اور صوبائی حکومتیں نئی تعلیمی پالیسی وضع کریں۔

(16) ہماری مروجہ تعلیم قیام پاکستان سے لے کر اب تک قیام پاکستان کے مقاصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے جبکہ قومی تعلیم قومی مقاصد کے حصول کے لیے افراد کو بنیادی تربیت مہیا کرتی ہے۔ لہذا اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ ہماری مروجہ تعلیم کی قومی زندگی کے تشکیلی عوامل و مقاصد کی بنیاد پر از سر نو اصلاح احوال کی جائے۔

(17) قومی تعلیم افراد معاشرہ کو افراط و تفریط اور باہمی تصادم و شکاش کے میلانات کے لیے گریزاں رہنے کی تربیت فراہم کرتی ہے کیوں کہ ہماری مروجہ تعلیم قومی نہیں ہے اس لیے ہمارے معاشرے میں عملاً متذکرہ میلانات ہماری قومی زندگی کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ لہذا اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ ہمارے ارباب اقتدار مروجہ تعلیم کو فوری طور پر قومی تعلیم کے قالب میں ڈھالیں اور اس ضمن میں سب سے پہلا کام قومی نظریے کی بنیاد پر قومی نظام تعلیم کی تشکیل جدید بحیثیت مسلم اُمہ ہماری ملی تشکیلی عناصر و عوامل اور ثقافت و عقائد و اقدار کی بنیاد پر ممکن بنانے کے فوری اقدامات اٹھائے جائیں۔

(18) قیام پاکستان سے لے کر اب تک ہمارے ملک میں قومی اقدار نہیں پنپ سکیں اور قومی یک جہتی فروغ نہیں پاسکی۔ اور عملاً متعدد ذیلی قومیتیں پروان چڑھتی رہیں اور وہ باہم متصادم بھی نظر آتی ہیں۔ لہذا اس صورت حال کے سدباب کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ ہماری مروجہ تعلیم کو مکمل طور پر قومی تعلیم کے تصور میں ڈھالا جائے اور تعلیم میں یہ انقلابی قدم بلاشبہ ہماری اہم ترین تعلیم کا قبلہ اور سمت درست کر سکتا ہے۔

(19) وطن عزیز پاکستان کے اسلامی ملی تقاضے بلاشبہ قومی تعلیم کے متقاضی ہیں۔ لہذا اصلاح احوال کے لیے ارباب فکر و دانش اور ارباب اقتدار کو یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ ہماری تعلیم اسلام کے ملی اور قومی تقاضوں کے مطابق منظم اور متشکل ہو۔

(20) پاکستان مسلم قومیت کے تصور کی بنیاد پر قائم ہونے والا ملک ہے۔ لہذا یہاں کی تعلیم بھی مسلم قومیت کے تصور پر منظم ہونی چاہیے۔ بایں بنیاد اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ ہمیں وقت ضائع کیے بغیر اپنی مروجہ تعلیم کو مسلم قومیت کے تصور جو نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے اسی اساس پر از سر نو متشکل و منظم کرنی چاہیے تاکہ ہمارا تشخص آئندہ مسلم قومیت کی بنیاد پر اجاگر ہو۔

(21) ہماری مروجہ تعلیم سو فیصد مغربی طرز کی ہے جو کسی بھی لحاظ سے مسلم قوم کی نوجوان نسل کی تربیت کے لیے موزوں نہیں ہے۔ لہذا اصلاح احوال کے لیے یہ سفارش پیش کی جاتی ہے کہ حکومت فوری طور پر مروجہ مغربی طرز تعلیم کو ختم کرے اور تعلیم کو مسلم قوم کی اساس قرآن و سنت کی روشنی میں از سر نو منظم و متشکل کرے کیوں کہ اسلام ہی ہمارا نظریہ ہے اور یہی مسلم قومیت اور ہماری قومی زندگی کی بنیاد ہے۔ اس سے صرف نظر کر کے اب تک ہم نے جو نقصانات اٹھائے ہیں اس کا سدباب ہو سکے۔

(22) ہماری مروجہ تعلیم قومی نظریے کے مطابق منظم نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے افراد معاشرہ افراط و تفریط، باہمی تصادم و کشاکش کے علاوہ ذیلی قومیتوں اور عصبیتوں میں بڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس صورتحال کا سدباب اس صورت میں ممکن ہے کہ حکومت ہماری قومی زندگی کو مسلم قومیت کے اصل ٹریک پر ڈال دے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ مروجہ تعلیم کو قومی تعلیم کے قالب میں ڈھالنے کے فوری اقدامات اٹھائے جائیں۔

(23) پاکستان کی مروجہ تعلیم کی تخلیقی بصارتیں قومی نظریے کی بنیاد پر منظم نہ ہونے کی بناء پر کند ہیں۔ اس کا واحد حل یہ ہے کہ حکومت فوری طور پر تعلیم کا قبلہ قومی تعلیم کے تصور کی بنیاد پر درست کرے اور جب قومی تعلیم معاشرے میں کار گزار ہوگی تب متذکرہ تمام مسائل اور معاملات از خود درست ہوتے چلے جائیں گے۔

(24) ہماری مروجہ تعلیم مسلم قومیت کے نظریے کی بنیاد پر منظم نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے میں لسانی و عصبیتی اور ذیلی قومیت کے رجحانات شروع دن سے پروان چڑھتے رہے ہیں۔ لہذا اصلاح احوال کے لیے سفارش پیش کی جاتی ہے کہ متذکرہ رجحانات جو ہماری قومی زندگی کو دیک کی طرح چاٹ رہے ہیں اس وقت ہی ان کا خاتمہ ممکن ہے جب ہم تعلیم کو قومی تعلیم کے تصور کے سانچے میں ڈھالیں۔ اور مسلم قومیت کے اجزائے ترکیبی اس میں سمو دیں۔

(25) پاکستان بحیثیت اسلامی ریاست اس کی بقا و استحکام اور ترقی اس امر میں پوشیدہ ہے کہ یہاں کی مروجہ تعلیم قومی تعلیم کے تصور کی بنیاد پر منظم و متشکل ہو۔ اس ضمن میں حکومت کو فوری طور پر سنجیدہ اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ اور نظریہ پاکستان کو اس مقصد کے لیے بنیاد بنایا جائے نہ صرف تعلیمی نظام بلکہ سیاسی اور معاشرتی نظام کو بھی نظریہ پاکستان کی بنیاد پر از سر نو منظم و متشکل کیا جائے۔

حوالہ جات

- 1- کمال الدین میاں ”اسلامی نظام تعلیم و نظریہ پاکستان“ کراچی، مطبوعہ گیلانی پرنٹرز، 2010ء، ص: 11
Kamal Uddin Mia “Islami Nizaam Taleem o Nazarya Pakistan” karachi, Matboaa Gilani Printers, 2010, P:11
- 2- خرم پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف ”قومی نظام تعلیم فکر و عمل کے زاویے“ کراچی، رہبر پبلشرز، اردو بازار، 2010ء، ص: 24
Khurram Professor Doctor Muhammad Ashraf “Kumi nizam Taleem o fika ramal kai zawaiey” Karachi, Rahbar Publisions, Urdu bazar 2010, p:24
- 3- جالبی ڈاکٹر جمیل ”پاکستانی کلچر“ کراچی، مشتاق بک ڈپو، پانچواں ایڈیشن، 2015ء، ص: 75
jalbi Doctor jamil “Pakistani culture” Karachi, Mushtaq book dapo, fifth edition, 2015 p:75
- 4- غلام السیدین خواجہ ”تعلیم تشکیل نو کے مسائل“ دہلی، ترقی اردو بورڈ، وزارت تعلیم اور سماجی بہبود حکومت ہند 1978ء، ص: 188
Ghulam Alsayad Khawaja “taleem Tashkeel no kai masail” Dehli, taraqi urdu board, Wazarat taleem or samaji bahbood hukumat hind 1978, p:188
- 5- خرم پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف ”قومی نظام تعلیم کی تشکیل جدید (نظریہ و عمل)“ کراچی، رہبر پبلشرز، اردو بازار، اشاعت سوم، 2016ء، ص: 34
Khurram Professor Doctor Muhammad Ashraf “komi Nizaam Taleem ki tashkeel jaded (nazarya o amal) karachi, Rahbar Publisions, Urdu Bazar, Ashaaat Some, 2016, p:34
- 6- عثمانی محمد تقی ”ہمارا تعلیمی نظام“ کراچی مکتبہ دارالعلوم، 2005ء، ص: 25
Usmani Muhammad Taqi “humara Taleemi Nizaam” Karachi, Maktaba Darul uloom, 2005, p:25
- 7- پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف خرم ”تقابلی تعلیم“ کراچی، رہبر پبلشرز، نواں ایڈیشن، 2019ء، ص: 670
Khurram Professor Doctor Muhammad Ashraf “taqabli taleem” Karachi, Rahbar Publications, nawan edition, 2019, p:670
- 8- National Educational Association. (1881). The Addresses and Journal of Proceedings of the National Educational Association: Session of the year-at-Holmes, P.106
- 9- محمد رازی الدین ڈاکٹر ”تعلیم کا مسئلہ“ اسلام آباد، تقی صفدر ایسوسی ایٹس پبلشرز 1989ء، ص: 12
Muhammad Razi udiin Doctor “Taleem Ka Masla” Islamabad, Taqi Safdar Associates Publishers 1989, p:12
- 10- خرم پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف ”قومی نظام تعلیم مسائل اور ان کا حل“ کراچی، اردو اکیڈمی سندھ، اشاعت دوم، 2014ء، ص: 201

- Khurram Professor Doctor Muhammad Ashraf “komi nizam taleem masail or un ka hal” Karachi, Urdu Academy Sindh, Ashaat Doem, 2014, p:201
- 11- S.S. Chandana & Rajendra K. Sharma, "Sociology of Education" New Dehli Atlantic Publishers and Distributors 2004, P.15
- 12- سہگل روبینہ ”قومیت، تعلیم اور شناخت“ لاہور، المطبعہ العربیہ 1997ء، ص: 143
- Sahgul Rubina “ komiat, taleem or shinakht” Lahore, Al Mutaal Arabia 1997, p:143
- 13- Salamatullah, "Thoughts on basic Education" Faisalabad Tariq Publication Amirpur, 1989, P.5
- 14- ضیاء الدین احمد پروفیسر ”مفکرین تعلیم“ کراچی طابع ایجوکیشنل پریس، 1995ء، ص: 132
- Zia Uddin Ahamd Professor “Mufkireen Taleem” Karachi Tabae Educational Press, 1995, P:132
- 15- Kazmi, S.W (2005) Role of education in globalization: A care for Pakistan. SAARC Journal of human resource development 1(1), 91
- 16- ترمذی شمیم حیدر ”نصاب تعلیم اور اکیسویں صدی“ ملتان ڈویژن، نظامت تعلیمات، 1998ء، ص: 64
- Tarmazi Shamim Haider “Nisab Taleem or ekiswi sati” Multan Division, Nizammat Taleemat, 1998, p:64
- 17- محمد عبدالعزیز ڈاکٹر ”تعلیم اور معاشرتی تبدیلی“ لاہور پرنٹنگ پریس، 1983ء، ص: 98
- Abul Aziz Doctor “Taleem or Maasharati Tabdeeli” Lahore Printed Press, 1983, P:98
- 18- Syed Muhammad Al- Naquib Al Attas, "Aims and Objechives of Islamic Education" Jeddah, King Abdul Aziz University, 1979, P.2
- 19- حسین ڈاکٹر ذاکر ”تعلیمی خطبات“ کراچی، مکتبہ جامعہ ملیہ، 1943ء، ص: 17-18
- Hussain Doctor Zakir “Taleemi Khutbaat” Karachi, Maktaba Jamaa Malya, 1943, p:17-18
- 20- خان مشارق احمد ”پاکستان کا نظام تعلیم“ کراچی ڈیسینٹ پریس 1994ء، ص: 39
- Khan Mushariq Ahmad “Pakistan ka nizam taleem” Karachi Decent Press 1994, p:39
- 21- جوہر مولانا محمد علی ”قومی اور اسلامی تعلیم کا نفاذ“ لاہور، صادقہ پبلی کیشنز 1981ء، ص: 15
- Johar Maulana Muhammad Ali “Komi or Islami Taleem ka nifaz” Lahore, Sadqiya Publications 1981, p:15
- 22- Ogonnoya, N. O: "Social and Political Contexts of Educational Administration Nsukka Chuka Educational Publishers 2009, P.81



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).